بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْم وَعَلٰى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْن.

جُنبی اور حائضہ عورت کے لئے قرآن کی تلاوت ناجائز

اگر کسی مرد یا عورت کو غسل کی حاجت ہو جائے یعنی جنبی یا عورت حیض (ماہواری) کی حالت میں ہو تو قرآن وحدیث کی روشنی میں جمہور محدثین، مفسرین، فقہاء وعلماء کرام کا اتفاق ہے کہ اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ قرآن کریم کو چھوئے یا چھو کر تلاوت کرے۔ متعدد صحابۂ کرام، تابعین عظام اور چاروں ائمہ (امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) نے بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی فرمایا ہے۔ علماء احناف، برصغیر کے علماء کرام اور سعودی عرب کے مشائخ نے بھی یہی تحریر فرمایا ہے کہ ناپاک مرد وعورت، اسی طرح وہ عورت جس کو ماہواری آرہی ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ قرآن کریم چھوئے یا قرآن چھو کر اس کی تلاوت کرے۔ جمہور علماء نے اس کے لئے قرآن وحدیث کے متعدد دلائل پیش فرمائے ہیں، من جملہ ان دلائل میں سے قرآن کریم (سورۃ الواقعہ، آیت نمبر ۷۹) میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ اس کو (یعنی قرآن کریم کو) وہی لوگ چھو سکتے ہیں جو پاک ہوں۔ اس آیت سے مفسرین نے دو مفہوم مراد لئے ہیں۔

۱) قرآن کریم کو لوح محفوظ میں پاک فرشتوں کے سوا کوئی اور چھو نہیں سکتا ہے۔

۲) جو قرآن کریم حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوا ہے یعنی وہ مصحف جو ہمارے ہاتھوں میں ہے اس کو صرف پاکی کی حالت میں ہی چھوا جاسکتا ہے۔

دوسری تفسیر کے مطابق واضح طور پر معلوم ہوا کہ ناپاکی (یعنی حدث اصغر وحدث اکبر) کی حالت میں قرآن کریم چھونا جائز نہیں ہے۔ پہلی تفسیر میں جس کو مفسرین نے راجح قرار دیا ہے، اگرچہ ایک خبر دی جارہی ہے کہ قرآن کریم کو لوح محفوظ میں پاک فرشتوں کے سوا کوئی اور چھو نہیں سکتا ہے، مگر ہمارے لئے واضح طور پر یہ پیغام ہے کہ جب لوح محفوظ میں پاک فرشتے ہی اس کو چھو سکتے ہیں تو ہم دنیا میں ناپاکی کی حالت میں قرآن کریم کو کیسے چھو سکتے ہیں۔ نیز قرآن کریم کے پہلے مفسر اور ساری انسانیت میں سب سے افضل واعلیٰ حضور اکرم ﷺ کے ارشادات میں بھی یہی تعلیم ملتی ہے کہ ناپاکی کی حالت میں نیز وضو کے بغیر قرآن کریم کو نہ چھوئیں اور نہ چھو کر تلاوت کریں۔

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے یمن والوں کو تحریر کیا کہ قرآن کریم کو طہارت کے بغیر نہ چھوا جائے۔ (موطا مالک۔ باب الامر بالوضوء لمن مس القرآن) (دارمی۔ باب لاطلاق قبل النکاح) یہ حدیث مختلف سندوں سے احادیث کی متعدد کتابوں میں وارد ہوئی ہے اور جمہور محدثین نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حائضہ (یعنی وہ عورت جس کو ماہواری آرہی

ہو)اور جنبی (یعنی جس پر غسل واجب ہوگیا ہے) قرآن کریم سے کچھ بھی نہ پڑھے۔ (ترمذی۱۳۱، ابن ماجہ ۵۹۵، دارقطنی ۱/۱۱۷، بیہقی ۱/۸۹)

صحابۂ کرام وتابعین کے درمیان یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ ناپاکی کی حالت میں اور بے وضو قرآن کریم کو نہیں چھوا جاسکتا ہے۔ چنانچہ بعض صحابۂ کرام اور تابعین کے اقوال حدیث کی مشہور کتاب: **مصنف ابن ابی شیبہ . باب الرجل علی غیر وضوء والحائض یمسان المصحف اور مصنف بن عبدالرزاق . باب ہل تذکر اللہ الحائض والجنب**) میں مذکور ہیں۔

غرضیکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں خیر القرون سے عصر حاضر تک کے جمہور محدثین، مفسرین، فقہاء وعلماء کرام اور چاروں ائمہ نے یہی کہا ہے کہ بغیر وضو، اسی طرح ناپاکی کی حالت میں قرآن کریم کا چھونا جائز نہیں ہے۔ ہاں حضور اکرم ﷺ کے اقوال کی روشنی میں فقہاء وعلماء نے تحریر کیا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کو چھوئے بغیر صرف زبانی پڑھنا چاہتا ہے تو اس کے لئے وضو ضروری نہیں ہے۔ لیکن ناپاکی کی حالت میں یعنی اگر کسی مرد یا عورت پر غسل واجب ہوگیا ہے تو قرآن وحدیث کی روشنی میں جمہور علماء کا اجماع ہے کہ پھر قرآن کریم کی زبانی بھی تلاوت نہیں کی جاسکتی ہے۔

حائضہ (یعنی وہ عورت جس کو ماہواری آرہی ہو) کے بارے میں ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے محدث وفقیہ شیخ نعمان بن ثابتؒ (امام ابوحنیفہ)، علماء احناف، ہندوپاک کے علماء اور دیگر محدثین ومفسرین نے حضور اکرم ﷺ کے فرمان (حائضہ اور جنبی قرآن کریم سے کچھ بھی نہ پڑھے) اور دیگر دلائل کی روشنی میں فرمایا ہے کہ جنبی کی طرح حائضہ بھی قرآن کریم کو زبانی نہیں پڑھ سکتی ہے۔ بعض علماء کرام نے مذکورہ حدیث کو ضعیف قرار دے کر اجازت دی ہے کہ حائضہ عورت صرف زبانی قرآن کریم کی تلاوت کرسکتی ہے۔ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ جنبی اور حائضہ عورت کا متعدد مسائل میں ایک ہی حکم ہے، مثلاً مسجد میں دخول یا بیٹھنا، نماز پڑھنا اور طواف کرنا اور مصحف چھوکر تلاوت کرنا دونوں کے لئے جائز نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ تو اس مذکورہ حدیث کو ضعیف قرار دے کر حائضہ عورت کے لئے زبانی طور پر تلاوت کی اجازت دینا محل نظر ہے۔ ہاں اگر کوئی عورت قرآن کی آیت مثلاً (**سبحان الذی سخرنا لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین**) کو ذکر یا (**ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار**) کو دعا کے طور پر پڑھ رہی ہے تو پھر جائز ہے۔

خلاصۂ کلام: خیر القرون سے عصر حاضر تک کے جمہور محدثین، مفسرین وفقہاء وعلماء کرام کا اتفاق ہے کہ جنبی کی طرح حائضہ عورت کے لئے قرآن کریم کی چھوکر تلاوت کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ بغیر وضو کے کسی بھی مرد یا عورت کے لئے قرآن کریم کو چھونا یا چھوکر تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور دیگر علماء کی رائے میں حدیث کی مشہور ومعروف کتابوں (ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی اور دیگر کتب حدیث) میں وارد حضور اکرم ﷺ کے فرمان (حائضہ اور جنبی قرآن کریم سے کچھ بھی نہ پڑھے) کی روشنی میں جنبی اور حائضہ عورت کے لئے زبانی بھی قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔

www.najeebqasmi.com محمد نجیب قاسمی